مولانا ابوالکلام آزادؒ کی یاد

یہ نظم اسی ماہ شاعر انقلاب حضرت علاّمہ انور صابری نے مولانا آزاد کے مزار پر ان کی سترہ ویں برسی کے سلسلہ میں منعقدہ تقریب میں پڑھی جو بے حد پسند کی گئی۔

ابوالکلام ہے علم و ادب میں نام ترا
حریم عرش بصیرت میں ہے مقام ترا

رموز دانش و حکمت تری نگاہ میں تھے
حقیقتوں کے خزانے تری پناہ میں تھے

نظر تھی صاحب ادراک زندگی تیری
دبی نہ جہل کی ظلمت سے روشنی تیری

جمال سلسلۂ خیر دیں حیات میں تھا
امین رحمت ایماں تو کائنات میں تھا

کلام پاک کی تفسیر لازوال تھا تو
قرون خیر کی تصویر باکمال تھا تو

امام قافلۂ حریت، زعیم وطن
باعتبار عمل، رہبر عظیم وطن

عطا کیا ہمیں تو نے شعور آزادی
بھرا دلوں میں نشاط و سرور آزادی

نقیب دعوت ایثار تھا پیام ترا
جہاد و عزم سے مربوط تھا نظام ترا

وہ الہلال کی وضع سفارشات جمیل
شکوہ زادہ آواز بر بسط جبریل

وہ تیری نثر مشیت کی ہم نوائے غزل
کھلائے جس نے مزاجوں میں آگہی کے کنول

تغیرات کے تیور سمجھ کے چلتا تھا
ہر ایک لفظ معانی کا رخ بدلتا تھا

ادائے حسن خطابت تھی باوقار تری
چمن بدوش تھی تقریر پر بہار تری

کدورتوں کا سفینہ ڈبو دیا تو نے
غبار خاطر حالات دھو دیا تو نے

سرانا کو مخالف کبھی جھکا نہ سکے
تری جبیں کی شکن، حادثے مٹا نہ سکے

وہ راز جرأت دل کے بتادئے تو نے
حیات نو کے طریقے سکھا دئے تو نے

ہر انقلاب سے ٹکرا رہے ہیں ہم اب تک
عمل سے داد وفا پا رہے ہیں ہم اب تک

جدید دور کے فتنے ابھر رہے ہیں تو کیا
رہ حیات کو دشوار کر رہے ہیں تو کیا

انہیں بھی موت کا رستہ دکھا رہے ہیں ہم
ترے اصول کو رہبر بنا رہے ہیں ہم

اگر یونہی تری تقلید زندگی ہوگی
فزوں چراغ تمنا کی روشنی ہوگی

ہر اک امام سے بہتر ہے اس امام کی یاد
ہے خضر جادۂ ہستی ابوالکلام کی یاد

(بشکریہ الجمعیۃ۔ دہلی)